السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(تبلیغی جماعت کا منہج کیا ہے؟ اور کیا کسی طالب علم کے لیے جائز ہے یا کسی اور کے لیے کہ وہ ان کے ساتھ تبلیغ میں نکل جائیں؟ (فتاویٰ: المدینہ: 8

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تبلیغی جماعت کا منہج کتاب وسنت اور سلف صالحین والا منہج نہیں ہے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے تو ان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے اس منہج کی بنیاد سلف صالحین کے منہج کے مخالف ہے۔ اللہ کی راہ میں دین کی دعوت کا کام کرنے کے لیے ایک عالم نکلتا ہے اور جو اس علم کے ساتھ نکلیں تو ان کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں رہیں اور اپنی مساجد میں بیٹھ کر علم دین حاصل کریں۔ یہاں تک کہ ان میں سے علماء تیار ہو جائیں۔ وہ اپنے معاشرے میں دین کے کام کے لیے نکل کھڑے ہوں۔ جب معاملہ اس طرح سے چل رہا ہو تو دین کے طالب علم پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو دعوت دے کہ وہ اپنے گھروں میں ہی کتاب وسنت کی تعلیم حاصل کریں اور لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔ تبلیغی جماعت والے کتاب وسنت کی طرف دعوت نہیں دیتے بلکہ وہ فرقہ واریت کی دعوت دیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے ان کی جماعت اخوان المسلمون کی جماعت کے زیادہ مشابہ ہے۔

دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ان کی دعوت کتاب وسنت پر قائم ہے لیکن یہ صرف باتیں ہیں۔ وہ ایک عقیدہ پر بھی آپس میں جمع نہیں ہوتے۔ ان میں ماتریدی عقیدہ والے بھی ہیں۔ اسی طرح سے اشعری اور صوفی بھی شامل ہیں کہ جن کو کائی مذہب ہی نہیں ہے، کیونکہ ان کے دعوت کی بنیاد ہے کہ یکجا ہونا، لوگوں کو جمع کرنا سب کو ایک طرح لباس پہنانا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی کوئی ثقافت نہیں ہے۔ ان کو آدھی صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے آج تک ان میں کوئی عالم دین ظاہر نہیں ہوا۔

ہم کہتے ہیں کہ ثقافت ہر ایک کی اپنی اپنی صحیح لیکن عقیدہ توحید پر سب کو جمع کرو۔ کیونکہ عقیدہ توحید ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس پر لوگ بغیر اختلاف کیے جمع ہو سکتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے اس زمانے کے صوفی ہیں' یہ صرف اخلاقیات کی دعوت دیتے ہیں۔ عوام کے عقیدے کی اصلاح نہیں کرتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے لوگ منتشر ہو جائیں گے۔ اس لیے اس کو ساکن رہنے دیتے ہیں' حرکت نہیں دیتے۔ جناب سعد الحصین کا تبلیغی جماعت کے امام کے ساتھ کہ جو ہندوستان یا پاکستان میں رہتے ہیں ان کے ساتھ تحریری طور پر مناظرہ ہوا ہے کہ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ یہ لوگ وسیلہ کے قائل ہیں' اسی طرح غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کے قائل ہیں اور بھی اس طرح کی غیر شرعی چیزیں ان کے عقائد کا جزلاینفک بنی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ اپنی جماعت میں شامل ہونے والے افراد سے چار چیزوں پہ بیعت لیتے ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ نقشبندی طریق پر بیعت لیتے ہیں۔ ہر تبلیغی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں پہ بنیادی طور پر بیعت کرے۔ بسا اوقات لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ جی ان کی جماعتی کوششوں سے اتنے اتنے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں یا فلاں جگہ پر اتنے لوگ دنیا چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کر چکے ہیں۔ تو کیا یہ چیزیں کافی نہیں ہیں، ان کے سچا ہونے کے لیے اور ہمارے ان کے ساتھ ان کے لیے جواز کے طور پر؟

ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ اس طرح کی باتیں ہم بھی بہت زیادہ سنتے رہتے ہیں لیکن ہم تو ایسے بہت سارے لوگوں کو جانتے ہیں کہ جو ذاتی طور پر صوفی ذہن کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں ایک شخص اس طرح کا موجود ہے کہ جو سنت میں سے کچھ بھی نہیں جانتا' اس کا عقیدہ بھی فاسد ہے' باطل طریقے سے لوگوں کے مال کھاتا ہے لیکن اس کے باوجود بہت سارے فاسق لوگ اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوتے ہیں۔ کوئی بھی جماعت کہ جو لوگوں کو خیر کی دعوت دیتی ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کے پاس کوئی اسوہ ہو یا قدوۃ ہونا چاہیے کہ جس کے منہج پر یہ لوگ چلیں لیکن ہم ان کی طرف بنظر غائر دیکھتے ہیں کہ یہ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟

کیا یہ لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اور سلف صالحین کے عقیدہ کی دعوت دیتے ہیں؟ کسی مذہب کے بارے میں عصبیت رکھے بغیر اور سنت کے اتباع کی دعوت دیتے ہیں جہاں بھی ہوں اور جس جماعت کے ساتھ ہوں؟

تبلیغی جماعت کا کوئی عمل منہج نہیں ہے بلکہ ان کا منہج وہی ہے کہ جس جگہ پہ یہ لوگ رہتے ہیں' وہیں کی چیز اپناتے ہیں۔ جیسا دیس ویسا بھیس۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاۃ کا حکم صفحہ: 115

محدث فتویٰ